

کلیاتِ ناسخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر

حنا اصغر

عظمت رباب

Abstract:

Imam Bakhsh Nassikh is an important classical poet from Dabistan-e-Lucknow and holds a unique place in classical poetry and classical poets. The name of Nassikh is more important than the two positions. One is the design of Dabistan in Lucknow and the other is the attention to the language of the Reformation. On the basis of these features, most critics are called the founder of writing, the inventor of Lucknow color, Urdu linguist, and language recognition. In view of the importance of Imam Bakhsh Nassikh, Dr. Aurangzeb Alamgir compiled the Kullayat-e-Nassikh after four years of hard work in connection with his PhD thesis. This article highlights the editing methodology of Dr. Aurangzeb Alamgir and also sheds light on the life of Nassikh, the politics of Lucknow, the influence of Lucknow's politics on Nassikh, the linguistic consciousness of Nassikh and the poetry of Nassikh.

امام بخش ناسخ دبستان لکھنؤ سے تعلق رکھنے والے ایک اہم کلاسیکی شاعر ہیں۔ ناسخ کا نام دو حیثیتوں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ایک تو انھوں نے دبستان لکھنؤ کے خدوخال وضع کیے دوسرا انھوں نے اصلاحِ زبان کی طرف خاص توجہ دی۔ انھیں خصوصیات کی بنا پر اکثر ناقدین نے انھیں لکھنؤ کا بانی، لکھنؤی رنگِ سخن کا موجد، اردو زبان دان، اور زبان شناس کہا ہے۔ امام بخش ناسخ کی اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے کلیاتِ ناسخ جلد اول کو چار سال کی محنت شاقہ کے بعد مرتب کیا۔ مرتب نے کلیاتِ ناسخ کی تدوین کا کام اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کے سلسلے میں کیا تھا۔ ان کا مرتبہ کلیاتِ ناسخ (جلد اول) فروری 2006ء مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور سے شائع ہوا۔ یہ کتاب 351 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا انتساب ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے والد مرحوم ملک طالب حسین مجوکا اور والدہ ماجدہ مرحوم سکینہ بیگم بنت غلام علی اور اپنے استاد گرام و محسن جناب ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اور رشید حسن خان و تنویر احمد علوی کے نام کیا ہے۔ مرتبہ کلیات میں سوانحِ ناسخ، ناسخ کے کلام کے محاسن، ان کے عہد کے سیاسی و سماجی حالات، ان کے لسانی شعور اور تدوین کلیاتِ شعرِ ناسخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مرتبہ کلیات کے

مندرجات یوں ہیں۔

- ☆ حرف آغاز
- ☆ سوانح ناسخ
- ☆ لکھنؤ کی سیاست اور ناسخ
- ☆ ناسخ کا لسانی شعور
- ☆ تدوین کلیات شعر ناسخ

حرف آغاز میں ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر اس کلیات کی ضرورت و اہمیت اور کلیات ناسخ کی تدوین نہ ہونے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں:

"ناسخ کے کلیات کی تدوین اب تک نہیں کی گئی تھی حالاں کہ ناسخ سے منسوب اصلاح زبان کی تحریک کے نقطہ نظر سے تدوین کلیات ناسخ کی اہمیت کسی تبصرے کی محتاج نہیں۔ اس کام کے پھیلاؤ اور مشکلات کی بنا پر لوگ اس کام کو ہاتھ میں لینے سے گریزاں رہے ہیں۔" (۱)

ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر صاحب سے پہلے جناب خلیل الرحمن داؤدی اس کام کو کرنا چاہتے تھے۔ مگر ۱۹۷۰ء میں وہ مجلس ترقی ادب سے علیحدہ ہوئے تو اس کام کو ڈاکٹر یونس جاوید نے کل وقتی محقق کے طور پر سنبھالا۔ اور ۱۹۸۷ء^۱ میں ان کا مرتب کردہ "کلیات ناسخ" منظر عام پر آیا۔ مگر اس میں دیوان اول کے متروک کلام، مثنویات اور غیر مطبوعہ کلام کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ ناسخ کے تیسرے دیوان اور میر علی اوسط رشک کے مرتب کردہ اغلاط نامے کے حوالے سے پیدا ہونے والے شبہات کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ یونس جاوید کو نسخہ مصطفائی کے دواڈیشن اور نول کشور کا شائع کردہ ۱۹۷۲ء کا نسخہ اور ۱۲۵۸ھ میں مطبع محمدی سے شائع ہونے والا کلیات بھی دستیاب ہوا۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے مقدمے میں ناسخ کے کلام کے مختلف نسخوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان نسخوں کا ذکر بھی کیا ہے جس سے انھوں نے تدوین میں استفادہ کیا ہے۔

کلیات ناسخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر میں مرتب نے ناسخ کے فارسی کلام کو علیحدہ شامل کیا ہے۔ دیوان سوم کو الگ ترتیب دیا ہے۔ ان کے متروک کلام، ناسخ کی مثنویوں کا ذکر اور سب سے اہم کام "قطععات تاریخ" جن کی تعداد ۳۹۱ ہے کو کلیات میں شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام بخش ناسخ کے دستخط اور تحریر کے واحد دستیاب نسخہ کا نمونہ بھی اس میں شامل کیا ہے۔ اشعار کو الف بائی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔

سوانح ناسخ کے عنوان سید اکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے ۲۴ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ جس میں سوانح ناسخ کو مختلف تذکرہ نگاروں کے بیانات کو مد نظر رکھتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر ناسخ کی تعریف و توصیف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"امام بخش ناسخ اردو ادب کی تاریخ میں دبستان لکھنؤ کے حوالے سے ایسی حیثیت کے مالک ہیں کہ اردو ادب کی کوئی تاریخ ان کے تذکرے کے بغیر مکمل شمار نہیں کی جاسکتی۔ اپنے عہد کا مشہور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ استادِ زمانہ اور رجحان ساز بھی تھے..... ناسخ کو اپنے عہد میں علمی ادبی معاملات میں اپنے شہرہ علم اور بلند مقام کی وجہ سے فیصل کا درجہ حاصل تھا۔ وہ لکھنؤ کی علمی اور مجلسی زندگی میں بہت فعال تھے۔" (۲)

مختلف تذکرہ نگاروں کے بیانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ناسخ کے حالاتِ زندگی کچھ یوں ہیں۔

ناسخ کا اصل نام شیخ امام بخش ناسخ تھا۔ والد کا نام شیخ خدا بخش تھا۔ ۱۱۸۶ھ میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی تاریخِ پیدائش کا ذکر ان کے اشعار میں بھی ملتا ہے۔

"رہے کیوں کر نہ دل ہر دم نشانہ ناوکِ غم کا
کہ ہے میرا تولد ہفتم ماہِ محرم کا" (۳)

سالِ وفات ۱۲۵۴ء ہے۔ ناسخ غیر شادی شدہ تھے اور عقیدے کے لحاظ سے شیعہ تھے۔ یہ روایت بھی ملتی ہے کہ پہلے وہ سنی عقائد کے ماننے والے تھے بعد میں شیعہ عقیدہ اپنایا۔ فنِ تاریخ گوئی میں ماہر تھے۔ جس کا اندازہ ان کے قطعات سے لگایا جاسکتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مسئلے میں الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کوئی مستند روایت نہیں ملتی۔

کلیاتِ ناسخ میں ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے ایک تفصیلی "غلط نامہ" کلیاتِ ناسخ کے آغاز میں دیا ہے۔ جس میں مختلف قسم کی اغلاط مثال کے طور پر فہرست، متن، مقدمہ وغیرہ میں اشعار، لفظ اور سنین وغیرہ کی اغلاط درج ہیں۔ اس میں انھوں نے صفحہ نمبر اور سطر نمبر بھی بتایا ہے۔ مثلاً فہرست میں لفظ مضمون لکھا گیا ہے۔ جبکہ درست مضمون ہے۔ مقدمے میں ترکیب خواص و عام استعمال ہوئی ہے جو کہ غلط ہے صحیح خواص اور عام ہے۔ اسی طرح متن میں ایک لفظ حال استعمال ہوا ہے جبکہ صحیح خال تھا۔ ہونٹ ہیں سرخ غلط جملہ ہے یہ اس طرح تھا۔ اشک ہیں سرخ۔

"لکھنؤ کی سیاست اور ناسخ" ۱۹ صفحات پر مشتمل ایک اہم مضمون ہے۔ اس میں مرتب نے لکھنؤ کی تہذیب، سماجی و سیاسی حالات، دورِ انحطاط وغیرہ کے متعلق بتایا گیا ہے۔ اور ان تبدیلیوں کے ناسخ پر اثرات کا ذکر کیا ہے۔ بقول ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر:

"لکھنؤ کا ماحول اور سیاسی و سماجی حالات، جن سے ناسخ دوچار ہوئے۔ بعض عوامل کی بنا پر نہایت

غیر صحت مند تھے۔" (۴)

لکھنؤ ہندوستان کے پرانے سیاسی و سماجی ڈھانچے کی شکست و ریخت اور نئی سیاسی قوتوں کی آویزش کے نتیجے میں ایک نئے سیاسی اور تہذیبی مرکز کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا۔ علیحدہ تشخص کی خواہش اور ناواقف سیاسی و سماجی حالات نے لکھنؤ کے سیاسی اور معاشرتی ڈھانچے میں ٹھہراؤ اور پختگی سے جنم لینے والی صحت مند اقدار کو روایات کو پیدا نہ ہونے دیا۔ انگریزوں کے اقتدار اور سازشی ماحول کے باعث لکھنؤ توڑ پھوڑ کا شکار تھا۔ نسخ کی شخصیت کی تعمیر اسی ماحول میں ہوئی۔ ان کی شخصیت جدت طرازی، خارجیت، ظاہر پرستی کے باوصف احساس کے گداز سے محروم رہ گئی۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ:

"نسخ کا المیہ یہ نہیں کہ وہ عمر بھر زبان کی تہذیب و تنقیح میں منہمک رہ کر محض علمی مشغلے کے آدمی بن کر رہ گئے بلکہ ان کا حادثہ ان کی وہ سیاسی زندگی بھی ہے جس میں ان کے کردار کو خلوص اور ضمیر کی قربانی دینا پڑی اور وہ شاعری سے زیادہ شاطری کرتے رہے۔ جہاں تک فطری قابلیتوں کا تعلق ہے اگر زمانہ مختلف نہ ہوتا تو لکھنؤ کے دوسرے سودا بن سکتے تھے مگر لکھنؤ کی معاشرت میں دہلی کا احساساتی پیوند لگنا قدرے مشکل تھا وہ نسخ تھے اور نسخ رہے اور یوں رفتہ رفتہ منسوخ ہو کر رہ گئے۔" (۵)

اس ماحول میں نسخ کے کردار کو اپنے خلوص اور ضمیر کی قربانی دینی پڑی۔ اور انھوں نے شاعری سے زیادہ شاطری کی طرف توجہ دی۔ نسخ نے جب لکھنؤ کی سماجی زندگی میں قدم رکھا تو اس وقت اس پر منتظم الدولہ اور معتمد الدولہ کی چھاپ تھی نسخ شعر و سخن سے شغف کی بنا پر معتمد الدولہ سے وابستہ ہوئے۔ اسی وابستگی کی بنا پر نسخ ساری عمر سیاسی گروہ بندی کا شکار رہے۔ اور معتمد الدولہ کے ساتھ مل کر حریفوں کو عہدوں سے محروم کرنے کی سازش میں شریک رہے۔ اور معتمد الدولہ کے حریفوں کی شان میں متعدد ہجویات اور قطعات لکھتے رہے جو توہین آمیز و سخت تھے۔

نسخ کا لسانی شعور 25 صفحات پر مشتمل اس مضمون میں ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے نسخ کے اصلاح زبان کے حوالے سے کیے گئے کاموں اور اس دور کے علمی و ادبی ماحول پر ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے۔ دلی کی بد امنی، تباہی و بربادی کے بعد لکھنؤ کو مرکز بنایا گیا تو عوام کے ساتھ ساتھ اہل فن اور شعرا و ادباء نے بھی لکھنؤ ہجرت کی۔ نسخ نے لکھنؤ میں جس دور میں آنکھ کھولی یہ دور زبان کے حوالے سے علم و فن کے چرچے کا دور تھا۔ امر مختلف قسم کی مجالس اور نشستوں کا انعقاد کرواتے تھے جس میں اظہارِ تفاخر کے لیے عربی، فارسی، منطق، فلسفہ، صرف و نحو اور عروض کے موضوعات پر بحثیں کی جاتی تھیں۔ نسخ سے پہلے لکھنؤ کی فضا صحت مندرجہ جانات کے نہ ہونے کی وجہ سے کافی بگڑ چکی تھی، ہجو نگاری اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس ماحول میں نسخ نے صحت زبان اور قواعد پسندی کا رجحان پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس مقصد کے لیے ادبی معرکوں کا انعقاد کیا جاتا۔ ان معرکوں سے دو اصول سامنے

آئے۔

اول: اصولِ قدیم اور غیر مروج الفاظ کا ترک کرنا اور ترجیحاً مستعمل اور مروج الفاظ کو استعمال کرنا۔

دوم: صحت کے ساتھ الفاظ کو استعمال کرنا۔

ناسخ نے مضمون سے زیادہ فن پر توجہ دی۔ نسخ قافیہ وردیف اور مختلف فنون سے واقفیت اور علمیت کے اظہار، فن شعر، صحتِ زبان، رعایتِ لفظی، قافیہ پیمائی، سنگلاخ زمینوں کی آبیاری، اور صنعتوں کے اہتمام میں دلچسپی رکھتے تھے۔ بقول ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر:

"نسخ کی توجہ نادر تشبیہات کی تلاش اور سنگلاخ زمینوں کی آبیاری پر ہے اور شعر کی سادگی و گداز

سے کہیں زیادہ طول کلام، موشگافی، صنعتوں اور دقتِ خیال سے شغف ہے۔ سادگی اور سہلِ ممتنع

نسخ کے نزدیک ایک خامی ہے۔" (۶)

مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہیں جن سے نسخ کے تنقیدی شعور کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

"بدل کر قافیہ ایک اور پڑھتا ہوں غزل

پر ردیف اس میں بھی ہے منظور میری خاک سے" (۷)

"جی لڑا دیتا ہے کیسی ہوں زمینیں سنگلاخ

خامہ تیشہ ہے تو نسخ کوہ کن سے کم نہیں" (۸)

نسخ فن شعر، صحتِ زبان، رعایتِ لفظی، قافیہ پیمائی، سنگلاخ زمینوں کی آبیاری اور صنعتوں کے استعمال

سے شغف رکھتے تھے۔ نسخ اپنے کلام کی اصلاح بھی کرتے تھے کچھ اشعار وقت کے ساتھ ساتھ بدل دیے۔

مثلاً ایک شعر کا مصرع ملاحظہ ہے:

"بنیادی مخطوطہ: رات بھر اس کو، اسے برسوں جدائی یار کی

مطبوعہ: رات دن ہے اس کی قسمت میں جدائی یار کی

دیوان: رات دن ہے اس کی برسوں سے جدائی یار کی

نسخہ جموں: مصرع مطبوعہ کے مطابق" (۹)

نسخ نے اصلاحِ زبان کے جو اصول وضع کیے خود بھی اس پر عمل کیا۔ اسلوبِ بیان کے نقطہ نظر سے دیکھا

جائے تو نسخ کی زبان آج کی زبان کے قریب تر ہے۔ نسخ نے حروفِ جار کی جو کیفیات پائی جاتی ہیں وہ ان کے

معاصرین سے مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر مصحفی نے کرے ہے، جھڑے ہے، برسے ہے وغیرہ استعمال کیا جبکہ

نسخ نے کرتے ہے، برستے ہیں، جھڑتے ہیں استعمال کیا، آوے گا، جاوے گا، کی بجائے آئے گا، جائے گا استعمال

کیا ہے۔

تدوین کلیات شعر ناسخ سب سے اہم مضمون ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مضمون میں کلیات کی تدوین میں استعمال کیے گئے نسخوں، طریقہ کار، اصول، مخففات اور آخر میں ناسخ کی مثنویات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ بقول ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر:

"ناسخ اصلاح زبان کی تحریک کے حوالے سے اہم مقام رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی خدمات کے سلسلے میں کوئی تحریر موجود نہیں ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے اصلاح زبان کا سہرا میر علی اوسط اشک کے سر باندھا ہے جبکہ صغیر بلگرامی نے اس کا سہرا ناسخ کے سر باندھا ہے۔" (۱۰)

اسپرنگر نے فہرست کتب خانہ شاہان اودھ میں ناسخ کے تین دواوین کا ذکر کیا ہے۔ آزاد نے بھی تین کا ذکر کیا ہے مگر دو کو مشہور کہا ہے۔ اس بیان سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ ناسخ کا تیسرا دیوان دستیاب نہیں شاید وہ مرتب نہ ہوا ہو اور دیوان اول اور دیوان دوم میں ضم ہو گیا ہو۔ ان تمام تنازع امور کی وضاحت کلیات ناسخ (مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر) کے اس مخطوطے سے ہو جاتی ہے جسے بنیاد بنا کر تدوین کا کام کیا گیا ہے۔ ناسخ کا کلام ان کی زندگی میں بھی کتابت ہوا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کے دواوین میں مثنویات، قطعات تاریخ، رباعیات، فارسی کلام سب مرتب صورت میں ملتا ہے۔

کلیات ناسخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر میں مرتب نے دستیاب نسخوں کے لیے کچھ علامتیں رکھی ہیں۔ نسخوں کی تفصیل اور ان کی کیفیت و نوعیت اور خصوصیات پیش کی ہیں۔ یہ نئے درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ بنیادی مخطوطہ: مخطوطہ کلیات ناسخ (مخزونہ کتب خانہ قومی عجائب گھر)
- ۲۔ دیوان: مخطوطہ دیوان دوم ناسخ (مخزونہ کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی مشرقی علوم سیکشن)
- ۳۔ مانچیسٹر: مخطوطہ دیوان اول ناسخ (مخزونہ جون ریلینڈ لائبریری مانچیسٹر انگریز)
- ۴۔ معراج نامہ: مخطوطہ معراج نامہ مملوکہ مشفق خواجہ کراچی
- ۵۔ جموں: غیر مردف مخطوطہ دیوان دوم ناسخ (مخزونہ کتب خانہ شعبہ اردو جموں یونیورسٹی مقبوضہ کشمیر)
- ۶۔ مطبوعہ: کلیات ناسخ، طبع اول مطبع محمدی، لکھنؤ، مخزونہ کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی، مشرقی علوم سیکشن، لاہور۔
- ۷۔ بنارس: عکسی ایڈیشن، دیوان ناسخ، نسخہ بنارس
- ۸۔ الف: شعر کا مصرع اول
- ۹۔ پ: شعر کا مصرع ثانی
- 10۔ ج قیاسی: تصحیح قیاسی

کلیاتِ نسخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر کی تدوین کا کام مرتب نے بنیادی طور پر تین مخطوطات جن میں مخطوطہ کلیاتِ نسخ مخزنہ قومی عجائب گھر کراچی، مخطوطہ دیوان دوم نسخ (مخزنہ کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)، مخطوطہ مانچیسٹر (مخزنہ جون ریلینڈ یونیورسٹی مانچیسٹر) کی مدد سے سرانجام دیا ہے۔ ان مخطوطات کے خواص ایسے ہیں کہ ان کے متون کا کلیاتِ نسخ طبع اول سے موازنہ کلامِ نسخ کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ اور حقیقت کی وضاحت کر دیتا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں مخطوطہ دیوان دوم مخزنہ شعبہ اردو جموں یونیورسٹی اور نسخہ بنارس سے مدد لی گئی ہے۔ ان نسخوں کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

۱۔ مخطوطہ کلیاتِ نسخ (بنیادی نسخہ)

یہ مخطوطہ اپنے مشمولات، ترتیب و تقسیم متن اور دیگر خواص متن کی بنا پر نہایت اہم ہے۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ ہے۔ کل 428 صفحات پر مشتمل ہے۔ امکانی طور پر اس کا زمانہ کتابت 1254ھ ہے۔ یہ نسخہ خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اس میں نسخ کا دیوان اول، دوم، سوم اور فارسی کا دیوان علیحدہ علیحدہ ہے۔ یہ اپنے عمدہ نقش و نگار، کاغذ، روشنائی کے لحاظ سے بھی خوشنما ہے۔

۲۔ مخطوطہ دیوان دوم نسخ (دیوان)

دوسرا اہم نسخہ جو تدوین کے لیے استعمال ہوا وہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے۔ مخطوطے کے کل اوراق 216 ہیں متن بعض مقامات پر مطبوعہ کے اصل متن کے مطابق ہے اور کہیں اصلاح شدہ متن کے مطابق یہ نہایت عمدہ نستعلیق کا نمونہ ہے۔

۳۔ مخطوطہ دیوان اول نسخ (مانچیسٹر)

نسخ کا یہ دیوان اول کا مخطوطہ اپنے متنی خواص اور مشمولات کی بنا پر بہت اہم نسخہ ہے۔ اس نسخے میں نسخ کے کلام کی ابتدائی شکل موجود ہے۔ مانچیسٹر کا یہ نسخہ جان ریلینڈ یونیورسٹی لائبریری مانچیسٹر میں محفوظ ہے۔ کل صفحات 109 ہیں۔

۴۔ غیر مردف مخطوطہ دیوان دوم نسخ (نسخہ جموں)

شعبہ اردو جموں یونیورسٹی کشمیر میں نسخ کے دیوان کا ایک غیر مردف نسخہ محفوظ ہے۔ صفحہ اول پر امیر علی خان ہلال 1275ء کی گول مہر لگی ہے۔

۵۔ کلیاتِ نسخ (مطبوعہ)

کلیاتِ نسخ پہلی بار ذی الحجہ 1258ھ میں میر حسن رضوی رئیس محلہ محمود نگر لکھنؤ کی فرمائش پر مطبع محمدی لکھنؤ نے چھاپا تھا۔ اس کی کتابت اس عہد کے مشہور کاتب عبدالح نے کی تھی۔ کلیات کے صفحات 411 ہیں۔ کلیاتِ نسخ کی طبع اول مطبع محمدی کے بعض اہم متنی خواص کی اہمیت کی بنا پر اسے دیگر نسخوں پر ترجیح دی گئی ہے۔ کلیاتِ نسخ کی تدوین کا کام نسخہ کراچی (بنیادی مخطوطہ) کو بنیاد بنا کر دیوان دوم (دیوان) مخطوطہ دیوان

اول (مانچیسٹر) اور کلیاتِ نسخ طبعِ اول (مطبوعہ) کے موازنے سے کیا گیا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں مخطوطہ دیوان دوم مخزن و نہ شعبہ اردو جموں یونیورسٹی اور نسخہ بنارس سے مدد لی گئی ہے۔

کلیاتِ نسخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے جن اصولوں کو مد نظر رکھا ہے ان کا بھی بیان ملتا ہے۔ یہ اصول کچھ اس طرح سے ہیں:

1- کاتب نے یاں اور یہاں اور واں اور وہاں میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ اوزانِ شعر کے مطابق مناسب املا برقرار رکھا ہے۔

2- مخطوطے میں ہر جگہ کاتب نے "اک" کو "ایک" لکھا ہے جس سے مختلف مصرعے ناموزوں ہو جاتے ہیں۔ مطلوبہ مقامات پر تصحیح کر دی گئی ہے۔

3- مخطوطات میں کاتبوں نے امالے کا فرق ملحوظ نہیں رکھا۔ جہاں امالے کی ضرورت تھی وہاں ہم نے امالے کو اختیار کیا ہے۔

4- جہاں جہاں کاتب نے میرے اور مرے کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھا وہاں وہاں تصحیح کر دی گئی ہے۔

5- ایسے الفاظ جو بنیادی مخطوطے میں کتابت ہونے سے رہ گئے ہیں انہیں قلابین میں شامل متن کر دیا گیا ہے۔

6- قافیے میں الفاظ کا صوتی املا بہ مطابق مخطوطہ برقرار رکھا گیا ہے۔

7- حواشی میں استعمال کیے گئے مآخذ میں پائی جانی والی اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایسے مقامات پر صحیح متن کا تعین کیا گیا ہے۔ جہاں قاری کے لیے اشتباہ والہ محسن کا امکان ہے۔

8- کوشش کی گئی ہے کہ متن میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ اگر متن میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے خواہ وہ کتابت کی غلطی یا املا کی تصحیح ہی کیوں نہ ہو اس کی نشان دہی حواشی میں کر دی گئی ہے۔

9- تدوین کا مقصد متن کی بازیافت ہوتا ہے نہ کہ املا کی بازیافت، اس لیے زیر نظر مرتب کلام میں جدید املا اختیار کیا گیا ہے۔ جن مخطوطات سے مدد لی گئی ہے ان میں اعراب بالحروف کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا کوئی دوسرا عصری چلن اختیار کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر "اُس" کو "اوس" لکھا گیا ہے۔ یا چٹنے کو چنے، نشہ کو نشاہ، چھانتی کو چھان تی لکھا گیا ہے۔ مگر ایک دو مثالیں ایسی ہیں جہاں کوئی خاص رعایت موجود ہے جس کی بنا پر قدیم املا برقرار رکھا گیا ہے۔

10- کوشش کی گئی ہے کہ جہاں اضافت کی ضرورت ہے وہاں اضافت لگا دی جائے۔

11- نون غنہ اور نون معلن کا فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔ "(۱۱)"

کلیاتِ نسخ کا ایک اہم حصہ مثنویاتِ نسخ کے نام سے ہے۔ کلیاتِ نسخ کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ ان کی مثنویوں کی تعداد، ان کی زمانی ترتیب کا تعین اور مستند متن کی بہم رسانی کا ہے۔ نسخ سے پانچ مثنویاں منسوب

کی جاتی ہیں۔ (مثنوی ناسخ، مولد شریف رسول مینا رحمۃ اللہ علیہ، شہادت نامہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم، معراج نامہ، سراج نظم)۔ ناسخ کی مثنویوں میں چند خصوصیات مشترک پائی جاتی ہیں۔ جو ان مثنویوں کے ایک ہی شخص کے کلام ہونے کے حق میں دلیل مہیا کرتی ہے۔ مثلاً ان مثنویوں میں ناسخ کے اہل تشیع ہونے کے باوجود سنی روایات و اعتقادات کے بارے میں رواداری کا رویہ پایا جاتا ہے۔ دوسری خصوصیت پانچوں کی پانچوں مثنویوں کا موضوع صرف مذہبی ہے۔ تمام مثنویوں میں تمہیدی اشعار، حمد و نعت بغیر کسی عنوان کے نظم کیے گئے ہیں۔ بعد ازاں عنوانات باندھ کے مضامین درج کیے گئے ہیں۔ تکنیک فنی پہلو، صنائع بدائع بھی ایسے ہیں جن کا استعمال ناسخ دواوین میں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے ان مثنویوں کے موضوعات درج کیے ہیں۔ اور ان کے بارے میں اپنی تحقیقی آرا و نتائج درج کیے ہیں۔ حواشی کا اہتمام بھی کیا ہے حواشی میں مختلف وضاحتیں، تشریحات، حوالہ جات، مآخذ کے متعلق معلومات وغیرہ فراہم کی ہیں۔ حوالوں کا طریقہ کاریہ اختیار کیا گیا ہے کہ اختلافی لفظ کو خط کشیدہ کر کے اس کا حوالہ شعر کے آخر میں بائیں طرف لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد حاشیے میں اس کا اختلاف درج کیا گیا ہے۔ یہ اختلاف نسخ لفظوں، اشعار کی تعداد کے حوالے سے ہے۔ مثلاً کلیاتِ ناسخ میں ایک مصرع یوں لکھا ہے:

"یہ عشق ایسی بلائے بد ہے، جس کے نام کی دولت" (۱۲)

حواشی میں یہ یوں درج ہے:

4۔ "مانچیسٹر = 1۔۔۔۔۔ ایسا۔۔۔۔۔" (۱۳)

بعض ایسے الفاظ بھی ملتے ہیں جو کتابت میں لکھنے سے رہ گئے۔ مثلاً یہ مصرع یوں لکھا ہے:

"یہ دہن (ہے) نگ اس کا جو تولد ہوتے ہی" (۱۴)

حواشی میں اس کے حوالے سے یوں درج ہے:

"مطبوعہ 1 = یہ دہن ہے نگ اس کا۔۔۔۔۔ مخطوطے میں یہاں سہو کاتب سے

لفظ "ہے" لکھنے سے رہ گیا ہے۔" (۱۵)

بعض جگہ کلیات میں اشعار کی تعداد کے حوالے میں بھی اختلاف نظر آتا ہے۔ مثلاً یہ غزل ملاحظہ ہے:

"غم شبیر میں رورو کے کروں تر دامن" (۱۶)

حواشی میں اس کی تعداد کے حوالے سے یوں درج ہے:

"☆ 1۔ مانچیسٹر میں یہ غزل 19 اشعار پر مبنی ہے۔ مانچیسٹر میں اس غزل کے 4 شعر نمبر 6، 5 اضافی ہیں جو

درج ذیل ہیں۔

وہ مرادامن تر ہے جو نچوڑوں اس کو کرے جاری ابھی اک چشمہ کوثر دامن

تو نے دامن جو کبھی اپنا چمن میں جھاڑا ہو گیا باد بہاری کا معطر دامن" (۱۷)

غزلوں پر نمبر شمار درج نہیں کیے گئے ان کے آغاز سے قبل درمیان میں پھول کا نشان بنا دیا گیا ہے۔ اختلافات کو ظاہر کرنے کے لیے علامت "☆" استعمال کی گئی ہے۔

جہاں تک متن کا تعلق ہے اس میں پہلے دیوانِ اوّل کی ۳۰۱ غزلیات ردیف وارد درج ہیں۔ اس کے بعد مطبوعہ اور مانچیسٹر کی مشترک اضافی غزلیں کے عنوان سے 10 غزلیات درج ہیں۔ نسخہ مانچیسٹر کی اضافی غزلیں (غیر مطبوعہ) کے عنوان کے تحت 26 غزلیات درج ہیں۔ اس کے بعد دیوانِ اوّل کے متفرق اشعار، رباعیات، مخمس، قطعات تاریخ درج کیے گئے ہیں۔

مجموعی طور پر کلیاتِ ناخ مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر تدوین متن و تحقیق و تنقید متن کے حوالے سے ایک عمدہ مثال ہے۔ اس کلیات کے ذریعے ناخ جیسے عظیم زبان دان شاعر کے کلام کی خصوصیات، ان کے عہد کے سیاسی و سماجی حالات، ان کا لسانی شعور، اور ان کا کلام مستند صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ اس کلیات کے ذریعے ناخ کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیوں کا تاریخی حوالوں کے ذریعے ازالہ بھی ہو جاتا ہے۔ محمد حسین کا یہ بیان کہ ناخ کے شاگرد میراوسط علی رشک نے کلامِ ناخ کی اصلاح کی ہے۔ اسے مرتب نے رد کیا اور خطی نسخے کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اصلاح اور ترمیم خود ناخ کی کی ہوئی ہے۔ کلیاتِ ناخ کی تدوین و تحقیق ایک امر دشوار تھا۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے اس امر دشوار کو بڑی محنت و کاوش اور دیدہ ریزی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کا یہ کارنامہ تحقیق میں قابلِ تحسین ہے۔ بقول ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی:

"شیخ امام بخش ناخ کلاسیکی شعرا میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ کلیاتِ ناخ ایک طویل عرصے سے محتاجِ تدوین چلا آ رہا تھا۔ یہ بھاری پتھر کسی کے اٹھائے نہ اٹھتا تھا کیوں کہ اس کام میں پھیلاؤ اور طوالت کی وجہ سے گونا گوں مشکلات حائل تھیں۔ شاید اسی وجہ سے رشید حسن خان نے ایک بار کہا تھا کہ اس کام کے لیے تو دس، بارہ افراد کی ٹیم ہونی چاہیے جو اس منصوبے پر کم سے کم 10، 12 سال کام کرے۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر کہتے ہیں کہ خان صاحب کی اس رائے سے مجھے اپنے منتخب کردہ کام (تدوین کلیاتِ ناخ) کی مشکلات کا احساس اور زیادہ ہونے لگا۔ ڈاکٹر عالمگیر چار سال سے زائد اس کام پر صرف کر چکے تھے، اس لیے اس کام کو ادھورا چھوڑنا بھی انہیں گوارہ نہ تھا۔ بہر حال تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود وہ اس مہم کو سر کرنے میں کامیاب رہے۔" (۱۸)

حواشی:

- ۱۔ ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر (مرتب) کلیاتِ ناسخ، امام بخش ناسخ، (لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۲۰۰۶ء)، ص: ۱
- ۲۔ ایضاً، ص: ۱
- ۳۔ ایضاً، ص: ۷
- ۴۔ ایضاً، ص: ۲۵
- ۵۔ ایضاً، ص: ۲۵ تا ۲۶
- ۶۔ ایضاً، ص: ۴۹
- ۷۔ ایضاً، ص: ۵۰
- ۸۔ ایضاً، ص: ۵۰
- ۹۔ ایضاً، ص: ۵۴
- ۱۰۔ ایضاً، ص: ۷۱
- ۱۱۔ ایضاً، ص: ۹۱
- ۱۲۔ ایضاً، ص: ۳
- ۱۳۔ ایضاً، ص: ۳ حواشی
- ۱۴۔ ایضاً، ص: ۴ متن
- ۱۵۔ ایضاً، ص: ۴ حواشی
- ۱۶۔ ایضاً، ص: ۱۳۵ متن
- ۱۷۔ ایضاً، ص: ۱۳۵ حواشی
- ۱۸۔ مخزنِ دورِ جدید، لاہور، شمارہ نمبر ۲ جلد ۸، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۳۸